پروفیسر سیدہ رقیہ
(صدر شعبہ فارسی)

ماضی کی چند جھلکیاں

آج سے ٹھیک ساڑھے پانچ سال پہلے یعنی دو جولائی ۲۰۰۸ء کو بانی شعبہ فارسی پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین احمد صاحب کا انتقال ہوا۔ شعبۂ فارسی کے تقریباً سبھی سینئر اساتیذہ کو آپ کی شاگردی کا شرف حاصل رہا ہے۔ آپ کے انتقال پر اگرچہ شعبہ فارسی نے سہم شمس کے نام سے خراج عقیدت کے پھول نچھاور کیئے۔ اور تقریباً آپ کا سارا فارسی زبان وادبیات کا مواد اکھٹا کر کے اسکی اشاعت ممکن بنائی۔ لیکن پھر بھی کاغذ کا ایک اہم ٹکڑا میری فائیلیوں میں موجود ہے جو شعبۂ فارسی کا تحریر کردہ نہیں بلکہ وادی کے ایک مشہور اردو روز نامہ 'The Daily Aftab Srinagar' بتاریخ ۶ جولائی ۲۰۰۸ء کا صفحہ نمبر ۵ ہے۔ جس میں ایک اور ہی انداز سے شعبۂ فارسی کے بانی پروفیسر مذکور و مرحوم شمس الدین صاحب کی شخصیت اور شاگردگی کے بارے میں چند ناقابل فراموش باتیں تحریر ہوئی تھیں۔ راقمہ نے اپنی شاگردگی کا حق ادا کرنے کے لئے ''اخبار مذکور کی یہ چند سطور شعبہ کے ادبی و تحقیقی جرنل ''دانش''، میں چھاپنا مناسب سمجھا (جس کا اجراء بھی اُن ہی کے ہاتھوں ۱۹۶۹ء میں ممکن ہوا تھا) تاکہ ہمارے موجودہ طلبا و طالبات، اسکالرس اور نئے اساتیذہ بانی شعبۂ فارسی کے بارے میں مزید کچھ باتیں جان لیں۔

Scanned with CamScanner

اردو روزنامہ آفتاب ص نمبر ۵ تاریخ ۶ جولائی ۲۰۰۸ کی عبارت کو سپردِ قلم کرنے سے پہلے یہ عرض کرنا چاہونگی کہ بانی شعبہ فارسی مرحوم پروفیسر شمس الدین احمد صاحب کے اُستادِ بزرگوار مرحوم پروفیسر مفتی محمد جلال الدین صاحب تھے جو راقمہ کے والدِ نسبتی تھے اللہ تعالیٰ دونوں کی قبروں کو پُرنور کرے اور جوار رحمت میں جگہ دیں۔ (آمین)

روزنامہ آفتاب کا ص نمبر ۵ ملاحظہ ہو:

05 The Daily Aftab Srinagar

از: سید عبدالرشید نقشبندی المعروف بانڈے اشبرنشاط

میرا ہمدم۔میرا دوست، پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین احمد، خدا تجھے کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے آمین

1938 کی بات ہے کہ میرے نانا مجھے ایس پی مڈل سکول شمس واری فتح کدل چھٹی جماعت میں داخلے کیلئے لے گئے اُس زمانے میں سکول ہیڈ ماسٹر قاضی سیف الدین صاحب سکول کی سربراہی کر رہے تھے ایک قد آور شخصیت فرنگی لباس میں ملبوس، چہرے پر متانت لیکن آنکھوں میں دور بینی کے جھلکتے آثار اپنے کمرے میں تشریف فرما تھے ہمارے آنے کی خبر ملتے ہی کمرے میں داخلے کی اجازت ملی علیک سلیک کے بعد میرے نانا نے اپنا مقصد ظاہر کرنے کے ساتھ ساتھ یہ خواہش ظاہر کی کہ مجھے سکول کے کسی چہیتے طالب علم کی صحبت میں رکھا جائے تا کہ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ مجھے اچھی خاصی تربیت کا نہ صرف موقعہ بلکہ دائمی سلیقے دار صحبت نصیب ہو سکے اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے ہیڈ ماسٹر صاحب کے کمرے میں ایک خوش پوش نیلی آنکھوں والا ایک طالب علم اپنے فارم ماسٹر سورگیہ گواشہ لال کول کے ساتھ نمودار ہوا۔ یہ لڑکا علی الصباح سکول میں پڑھائی شروع ہونے سے پہلے حمد بارگاہ یعنی PRAYER کی قیادت کرتا تھا اس خوش لہن خوش آواز اور خوش پوش طالب علم کا نام شمس الدین احمد تھا جس نے ۲ جولائی ۲۰۰۸ء کو زندگی کی آخری سانس لی۔ مرحوم نے میرے ساتھ زندگی کے ۷۰ برس گذارے کسی پس و پیش کسی لغزش کسی کدورت کے بغیر گو ہماری برداری میں خواجہ عبدالاحد لون ایک باصلاحیت اور پیشہ ور صنعت کار مرحوم محمد مظفر جان پنڈت عدلیہ کے معروف ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج بخشی گل محمد صنعت کار خواجہ محمد شفیع قریشی سابق مرکزی وزیر اور گورنر موجودہ مرکزی اقلیتی کمیشن کے چیرمین خواجہ عبدالمجید فاضلی ریاستی عدلیہ کے سابق ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج اور خواجہ محمد سعید شاہ بزاز ایک معروف تاجر بھی شامل تھے خواجہ غلام نبی شہتو ایکسائز محکمے کے اعلیٰ آفیسر۔ اتفاق ایسا ہوا کہ سن 1944 میں ہم دونوں نے میٹریکولیشن امتحان پنجاب یونیورسٹی لاہور سے پاس کر کے اکٹھے

Scanned with CamScanner

سری پرتاب کالج میں ایف اے کے کورس میں داخلہ لیا۔ اصل میں اسی کالج میں ہمارا تعارف مرحوم محمد مظفر جان پنڈت ۔کے ساتھ ہوا جو تعارف بعد میں ایک دائمی رشتہ اختیار کر گیا۔ ذان بعد امر سنگھ ڈگری کالج وزیر باغ میں ہم لوگ شانہ بشانہ چل کے اس خاص منزل تک پہنچ گئے جہاں سے ہم دونوں جموں وکشمیر یونیورسٹی کے وجود میں آنے کی بدولت بحثیت پہلے قافلے کے بی اے امتحان میں باضابطہ امیدوار شامل ہوئے۔ خوش قسمتی سے ہم دونوں نے ڈگری حاصل کی۔ اسی امر سنگھ کالج میں شمس الدین صاحب فارسی کے جید استاد مرحوم مفتی محمد جلال الدین صاحب کی شاگردی کا شرف حاصل کیا جن کا دست شفقت ہمیشہ بحثیت ذہین طالب علم اُن کے سر پر رہا۔ اقبالیات کی رگ اسی استاد نے اپنے اس چہیتے طالب علم کے وجود میں بیدار کر دی 1950 میں شمس الدین احمد صاحب میرے بغیر علی گڈھ مسلم یونیورسٹی ایم اے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کرنے کیلئے عازم سفر ہوئے۔ اللہ کے فضل سے وہاں بھی انہیں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ واپسی پر ان کی ملازمت کی سبیل بر آئی جب کہ عدلیہ کے محکمے میں منصفی کے امیدوار کی انہیں پیش کش ہوئی درس وتدریس کے جذبے نے انہیں اس محکمے کی ملازمت سے باز رکھا۔ برعکس اس کے آپ نے ڈگری کالج اسلام آباد میں بحثیت لیکچرار اپنی ملازمت کا آغاز کیا پھر دوسرے مرحلے میں ایس پی کالج اور وہاں سے سیدھے جموں وکشمیر یونیورسٹی حضرت بل میں بحثیت فارسی زبان کے مدرس کے کام کرنا شروع کیا۔ اسی یونیورسٹی کی بدولت آپ ایران چلے گئے جہاں سے آپ نے ڈاکٹریٹ آف لٹریچر کی ڈگری اعلیٰ نمبرات سے لے کر نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ جدید فارسی زبان پر ملکہ حاصل کرنے کے بعد پھر کشمیر تشریف لائے اور اپنے عملی تجربے سے کشمیر یونیورسٹی کے شعبہ فارسی میں بحثیت سر براہ طالبعلموں کو روشناس کرتے چلے۔ فارسی بول چال اس قدر رشتہ اور فصیح تھی کہ ایران سے آئے ہوئے مشہور زماں موسیقی کے ایک فنکار انوشیرواں صدر کیلئے بحثیت ترجمان مقرر ہوئے، انوشیرواں صدر نے برملا شمس الدین صاحب کو خالصتاً ایرانی قرار دیا۔ رہی بات مرحوم کی تصانیف، ترجمہ کاری، تنقید اور تخلیق کی اس فن میں کماحقہ کوئی شمار نہیں، ایران کے فارسی زبان کے معتبر ادیب کی تخلیق پیامبر کا آپ نے اردو میں ترجمہ کیا، اس ضخیم کتاب کا نام کشمیر میں رسول خدا رکھا گیا، مکمل ایک دستاویزی فلم جس سے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کی نشاندہی ہوتی ہے۔ علی ثانی حضرت امیر کبیرؒ کے مزار اقدس پر کولاب میں حاضری دینے کے بعد ''شاہ ہمدان'' نام کی کتاب تصنیف کی۔ بخارا شریف جا کے حضرت خواجہ سید محمد بہاوالدین نقشبندؒ کے مزار کی قدم بوسی کا شرف حاصل کرنے کے بعد نقشبند مشکل کشا نام کی کتاب معرض وجود میں آئی۔ علامہ اقبالؒ کا سارا کلام بہ نوک زبان یاد تھا، جسے از بر موقع محل دیکھ کے بیان فرماتے، مولانا جامی۔ سعدی اور حافظ شیرازی کی تصانیف کا اس قدر مطالعہ تھا کہ کتاب کے کسی بھی صفحے کی آنکھ جھپکنے میں حوالہ دینے کی صلاحیت رکھتے تھے، مرحوم کا کتب خانہ ہزاروں کتابوں پر مشتمل ہے جن میں نادر نسخے قلمی نسخے فارسی اردو عربی اور کشمیری زبان میں لکھی گئیں مستند تواریخ، تنقیدی مقالے، قرآن حکیم کی برگزیدہ علماء کی تفاسیر، اردو زبان کے برگزیدہ اور مستند عالموں شاعروں مقالہ نگاروں اور محققوں کی تصانیف، ذوق، حالی، مومن، غالب اور پاکستانی دانشوروں کی تخلیقات شامل ہیں۔ کی تخلیقات پر ان کی تحقیق ایک علمی اثاثہ ہے۔ کشمیر کے مایہ ناز صوفی شاعر، شمس فقیر، افسوس۔ صد افسوس کشمیر یونیورسٹی کی دانشگاہ کے کسی بھی اعلیٰ یا غیر اعلیٰ حتیٰ کہ رئیس یونیورسٹی یا شعبہ فارسی کے کسی بھی فرد میں ایسی مروت مفقود تھی ۔ کہ وہ مرحوم کی محض عیادت کیلئے ان کی رہائش گاہ یا صورہ میڈیکل انسٹی چیوٹ یا ایس ایم ایچ ایس ہسپتال جاتے، حکومت وقت نے ان کی علمی کاوشوں ان کے علمی تبحر اور اُن کی ادبی خدمات کو یکسر فراموش کر ڈالا، محض اس لئے کہ مرحوم کوئی سیاسی شخصیت نہ تھی۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

شعبہ فارسی کے سہ روزہ سمینار میں پچھلے سال کے ''مجلّہ دانش'' کی رسم رونمائی عزت مآب وائیس چانسلر جناب پُروفیسر طلعت احمد صاحب فرمارہے ہیں۔

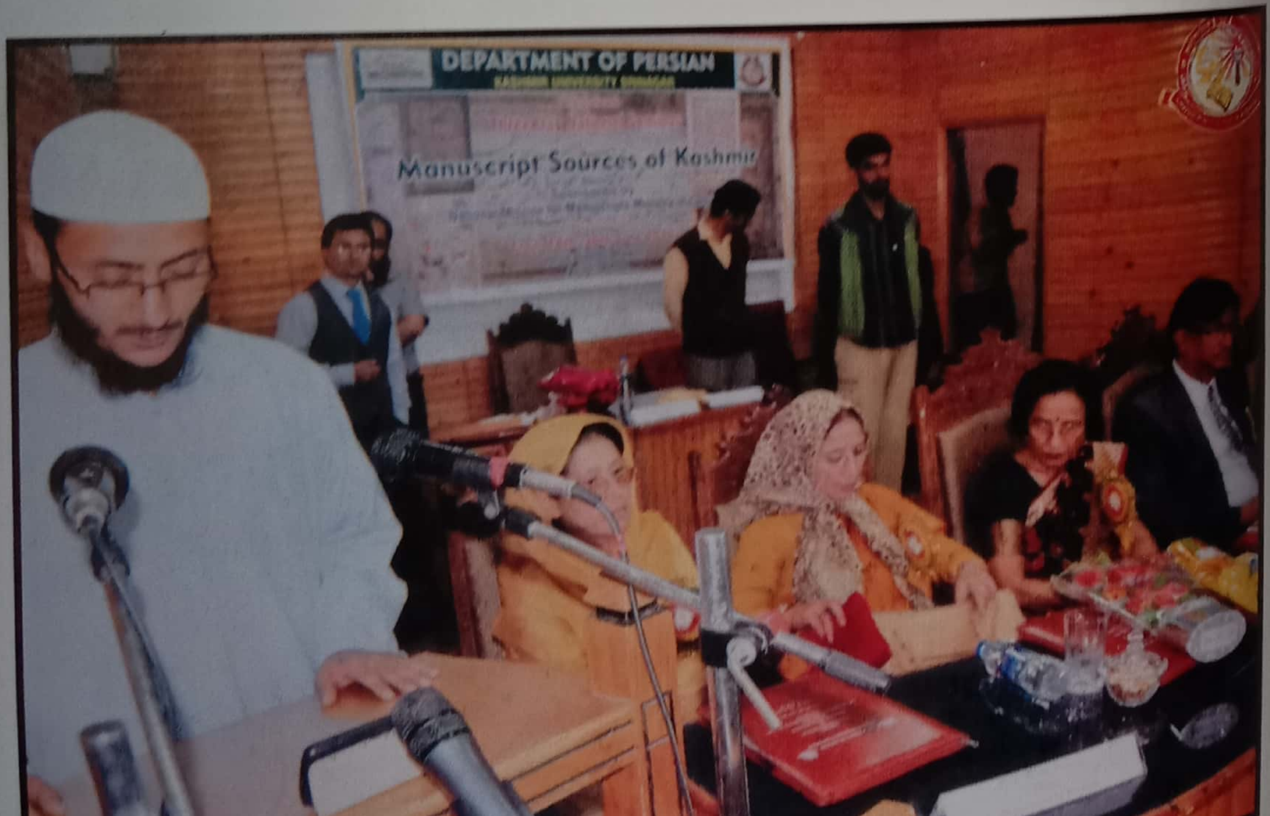

شعبہ فارسی کے اسسٹنٹ پروفیسر شاہ نواز شاہ صاحب سہ روزہ سمینار میں قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے۔

Scanned with CamScanner

سہ روزہ سمینار میں دانشگاہ کشمیر کے وائس چانسلر محترم جناب پروفیسر طلعت احمد

صاحب صدارتی خطبہ فرماتے ہوئے۔

صدر شعبہ فارسی پروفیسر سیدہ رقیہ سہ روزہ سمینار میں خطبہِ استقبالیہ پیش کرتی ہوئی۔

Scanned with CamScanner

پروفیسر ڈاکٹر شرف عالم صاحب سابقہ صدر شعبہ فارسی و سابقہ وائیس چانسلر عربی و
فارسی یونیورسٹی پٹنہ بہار سہ روزہ سیمینار میں کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے۔

پروفیسر قمر غفار صاحبہ سابقہ صدر شعبہ فارسی جامعہ ملیہ اسلامیہ یونورسٹی نئی دہلی سہ روزہ
سیمینار میں زرین خیالات کا اظہار فرماتی ہوئی۔

Scanned with CamScanner

سہ روزہ سمینار میں نیشنل مشن فار مانسکرپٹس (نئی دہلی) کی ڈائریکٹر پروفیسر دپتی
ترپھاٹی صاحبہ اپنے خیالات کا اظہار فرماتی ہوئی۔

شعبہ فارسی کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر جہانگیر اقبال صاحب سہ روزہ سمینار میں سپاس
گزاری کرتے ہوئے۔

Scanned with CamScanner

شعبہ فارسی کے اساتیذہ، طلبا و طالبات اور دیگر شعبہ جات سے تشریف لائے ہوئے
اساتیذہ کرام سہ روزہ سمینار کے Inaugural Function میں شرکت فرماتے ہوئے۔

سہ روزہ سمینار میں شرکاء کی ایک جھلک

Scanned with CamScanner